

کورونا وائرس: ایک مضر اور مہلک وبا

ڈاکٹر شیریں فاطمہ

کوٹہ (راجستھان)

(کلیدی الفاظ: کورونا وائرس / عالمی جنگ)

ملخص

کورونا وائرس ایک عالمی اور قدرتی وبا ہے، جس کی زد میں پوری کائنات ہے۔ ابھی تک اس وبا کی تخصیص نہیں ہو پائی ہے اور نہ ہی اس کے علاج کے لیے کوئی کامیاب نسخہ وجود میں آیا ہے۔ البتہ میڈیکل سائنس کے ماہرین اس وبا کی جڑ تک پہنچنے کے لیے ہمہ وقت تگ و دو میں لگے ہوئے ہیں۔ اس وبا سے بچنے کے لیے دنیا کی سرکاریں طرح طرح کی تدابیر اپنا رہی ہیں تاکہ انسانی جانوں کا نقصان نہ ہو۔ کہیں لاک ڈاؤن کیا جا رہا ہے تو کہیں کرفیو۔ ہمارا ملک ہندوستان بھی اس وبا کی زد میں ہے۔ پہلی لہر میں ہندوستان میں کم اموات ہوئی تھیں لیکن دوسری لہر میں چاروں طرف قیامت پھا ہے اور ہر جگہ سے موت کی خبریں آرہی ہیں۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ دوسری لہر میں اردو کی بستی میں بھی سو گوارا اور ماتم کا ماحول ہے۔

کورونا وائرس کی وبا کے خطرناک نتائج کے پیش نظر ہندوستان میں پہلی بار لاک ڈاؤن نافذ ہوا۔ پہلی بار مارچ 2020 میں پورے ملک میں مکمل طور پر لاک ڈاؤن ہوا۔ کورونا کی دوسری لہر میں ہر ریاست نے اپنے اپنے طریقے سے اپریل 2021 سے لاک ڈاؤن لگانا شروع کر دیا۔ اس لاک ڈاؤن کا اثر پورے ملک کے ہر خطے میں نظر آتا ہے۔ معاشی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ

لاک ڈاؤن سے ملک کو معاشی نقصان سے نپٹنے میں ایک سال سے زیادہ وقت لگ سکتا ہے۔
یہ بڑے پیمانے پر کہا جاسکتا ہے کہ لاک ڈاؤن نے نہ صرف ملک کو معاشی بحران میں لایا
ہے بلکہ اس نے عام آدمی کی سوچ، طرز عمل، کام کرنے کے انداز اور یہاں تک کہ پڑھنے پڑھانے
کے نمونے تک بدل ڈالے۔

کورونا وائرس وبا پھیلنے کے بعد ہر ملک نے اپنی سرحدوں کو مکمل طور پر یا جزوی طور پر بند
کر دیا۔ لوگوں کی آواجاہی کو روکنے کے لیے ۲۵ ہزار سے زائد قواعد بنائے گئے ہیں لیکن اس پابندی
کی قیمت بہت بھاری پڑ رہی ہے۔ لاکھوں لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں۔ لاکھوں نوکریاں ختم ہو گئی
ہیں۔ لاکھوں تارکین وطن پھنسے ہوئے ہیں۔ لوگ فاقہ کشی کے شکار ہو گئے ہیں۔ کچھ لوگ تو بھیک
مانگ رہے ہیں۔

کورونا وائرس کی وجہ سے پوری دنیا میں لاک ڈاؤن کا اثر صرف معاشی نقصانات تک
ہی محدود نہیں ہے۔ بہت ساری تحقیقات سے انکشاف ہوا ہے کہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے لوگوں کی
ذہنی صحت متاثر ہوئی ہے۔ گھریلو تشدد کے واقعات میں اضافے کی اطلاعات دنیا کے تقریباً ہر ملک
سے سامنے آئی۔ ایک تحقیق سے یہ سامنے آیا کہ لاک ڈاؤن بچوں پر پوری زندگی کے لیے اثر ڈال
سکتا ہے۔ لاک ڈاؤن کا بچوں کی ذہنی اور جسمانی صحت پر برا اثر پڑا ہے۔

کورونا وائرس کے اثرات کو روکنے کے لیے ملک بھر میں لاک ڈاؤن نافذ کیا گیا۔ لیکن
اس کا براہ راست اثر ہندوستان کے غریبوں اور مزدوروں پر پڑا۔ ماضی میں جس طرح سے ملک بھر
میں مزدور نقل مکانی کرتے دیکھے گئے وہ اس ملک کی زمینی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔
آئیے جانتے ہیں کہ ان چند مہینوں میں کورونا وائرس کے بحران، لاک ڈاؤن اور
معاشرتی دوری نے عام آدمی کی زندگی کو کتنا متاثر کیا ہے۔

کورونا، کورونا، کورونا ایک ایسی وبا جس کا نام سنتے سنتے ہم تھک گئے ہیں، لیکن یہ وبا ہے کہ ختم

ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے۔ ایک شہر نہیں، ایک ملک نہیں یہ تیزی سے پوری دنیا میں پھیلتی چلی گئی۔ اور پوری دنیا پر اثر انداز ہو گئی۔ اس نے صرف انسانی جسموں کو ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے۔ دلوں میں موت کا خوف ایسے بھر دیا کہ انسان انسان سے ڈرنے لگا۔ ہر شخص ایک دوسرے سے دور یاں بڑھانے لگا۔ چیزوں کو چھونے میں ڈرنے لگا۔ سفر کرنے میں ڈرنے لگا۔ حتیٰ کے گھر سے باہر نکلنے میں بھی ڈرنے لگا۔ اس وبانے بازاروں کی رونقیں چھین لی، شہر کے شہر ویران کر دیئے۔ چاروں طرف صرف ستاٹا پرنے لگا۔ کئی زندگیاں اس نے لے لی۔ کوئی بیماری سے مر گیا تو کوئی خوف سے۔ لاکھوں گھر اس نے تباہ و برباد کر دیئے۔

کورونہ پھیلنے کی اصل وجہ:-

اب تک کے ملے ثبوتوں میں یہ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کورونہ وائرس جنگلی جانوروں سے انسانوں کے درمیان پھیلا ہے۔ کوویڈ ۱۹ کے ابتدائی ذرائع چمکا ڈڑ۔ یہ ان سے پیگولن جانور کے ذریعے انسانوں میں آیا ہے۔ لوگ صحت مند رہیں اس یقین کے ساتھ چین میں لوگ نایاب اور اجنبی جانوروں کو ذائقہ لے کر کھاتے ہیں۔ یہ عادت موجودہ وبا کی سب سے بڑی وجہ ہے۔

۱۹۷۰ء میں چین میں انتہائی غربت تھی۔ غریب کسانوں کو سال میں ایک بار گوشت نصیب ہوتا تھا۔ اس وقت کسان جنوب مغربی یونان صوبہ میں شتایوک کی غاروں سے چمکا ڈڑ پکڑ لاتے تھے۔ شتایوک کے قریب وہن وائرو لوجی انسٹیٹیوٹ کی ہیڈ سائنسداں شی ڈینگلی نے ۲۰۱۱ء اور ۲۰۱۲ء میں چمکا ڈڑ سے ’این کورونہ‘ کو الگ کیا۔ اس کے ذریعے ہی سارس پھیلا تھا۔ شی کے مطابق موجودہ کورونہ وائرس اسی خاندان کا ایک حصہ ہے۔ شی کی تحقیق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کوویڈ ۱۹ (Covid-19) چمکا ڈڑ سے نکلا ہے۔

”اب تک کے ہوئے مطالعوں سے یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ چمکا ڈڑ میں موجود وائرس پیگولن سے ہو کر انسانوں میں داخل ہوا۔ ایشیا اور افریقہ کے جنگلوں سے ہر سال ۲۷ لاکھ پیگولن پکڑے جاتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر غذا کے لیے چین پہنچتے ہیں۔ چین میں بہت سے لوگ یہ

مانتے ہیں کہ پیٹنگولن کے گوشت سے گٹھیہ جیسے کئی امراض کا علاج ممکن ہے۔ دوہان میں ہونان سی نوڈ بازار میں کئی کاروباریوں اور کام گروں کو انفیکشن ہونے پر وائرس کی اصل جڑ سامنے آگئی۔ اس بازار میں پیٹنگولن بھی بکتے ہیں۔“

(Dainik Bhasker Rasrang 02-08-2020)

چین سے یہ وائرس ایک ملک سے دوسرے ملک، دوسرے سے تیسرے اور اس طرح تیزی سے پوری دنیا میں پھیل گیا۔ ہمارے ملک میں کروڑوں سے زیادہ لوگ اس کی زد میں آچکے ہیں۔
کورونا کی علامات:-

کورونا وائرس کی وجہ سے سانس کی نالی میں ہلکہ انفیکشن ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ عام طور پر سردی زکام میں دیکھا جاتا ہے۔ حالانکہ اس بیماری کی علامت بہت عام ہے۔ کوئی شخص کورونا وائرس کا شکار نہیں ہے تب بھی اس میں اس طرح کی علامت دیکھی جاسکتی ہے۔ جیسے:

۱۔ بہتی ناک

۲۔ سر میں شدید درد

۳۔ خشک کھانسی

۴۔ تھکاوٹ اور متلی محسوس کرنا

۵۔ سانس میں کمی

۶۔ نمونیا

۷۔ برونکائٹس

ملک میں کورونا کی جانچ کے لیے الگ الگ ٹیسٹ کیے گئے۔ چار طرح کے کورونا ٹیسٹ کیے گئے انہیں سے معلوم ہوا کہ کوئی پازیٹو ہے یا نیگیٹو۔

۱۔ آر. ٹی. پی. سی. آر (RT-PCR)

۲۔ ٹونٹیٹ یا سی بی ٹیٹ ٹیسٹ

۳۔ ریپڈ آئیجن ٹیسٹ

۴۔ ریپڈ اینٹی باڈی ٹیسٹ

۱۔ آر.ٹی. پی. سی. آر (RT-PCR)

ریئل ٹائم پورلر لیس چین ریکشن یہ ٹیسٹ صرف لیب میں ہوتا ہے۔ ایک ٹیوب کی مدد سے گلے اور ناک سے سواب لیتے ہیں۔ ۱۰ سیکنڈ میں یہ عمل مکمل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد راینو کولک ایسڈ ایکسٹریکشن مشین کے ذریعے آر. این. اے (RNA) نکالتے ہیں۔ سواب سے آر. این. اے نکال کر اس کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے اور یہ عمل میڈیکل لیب میں مکمل ہوتا ہے۔ آر. ٹی. پی. سی. آر مشین میں آر. این. اے اور ریکیمینٹس ڈالے جاتے ہیں۔ ڈیڑھ گھنٹے میں معلوم ہوتا ہے کہ آر. این. اے میں وائرس ہے یا نہیں۔ اس ٹیسٹ کے نتیجے آئے میں ۱۲ سے ۱۶ گھنٹے لگتے ہیں۔ اور یہ ۷۵ سے ۸۰ فیصدی قابل اعتماد ہے۔

۲۔ ٹونٹیٹ یا سی بی ٹیسٹ

یہ چپ بیسڈ آر. ٹی. پی. سی. کٹ (Kit) ہے۔ اس میں عام طور پر ٹی. بی اور ایچ. آئی. وی کی جانچ ہوتی ہے۔ اس میں گلے اور ناک سے سواب لیتے ہیں۔ نیوکلیک ایملیفائڈ ٹیسٹ سے کورونا ای. زین جانچتے ہیں۔ ٹیسٹ پازیٹو ہو تو آر. ٹی. پی. سی. آر ٹیسٹ کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ آنے میں غالباً ۲ سے ۳ گھنٹے کا وقت لگتا ہے۔ یہ ۶۰ سے ۷۰ فیصدی مریضوں میں انفیکشن کے امکان ظاہر کرتا ہے۔

۳۔ ریپڈ آئیجن ٹیسٹ

کسی علاقے میں کورونا پازیٹو کیس آنے پر وہاں اس کا پھیلاؤ دیکھنے کے لیے اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ خون یا سواب کے نمونے کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ سواب ناک سے لیا جاتا ہے۔ نمونے کو کٹ میں موجود کیمیکل میں ڈبوایا جاتا ہے۔ پھر اس کا مائع ٹیسٹ سے وائرس کی موجودگی کو جانچا جاتا ہے۔ اس ٹیسٹ کا نتیجہ آنے میں ۲۰ سے ۴۰ منٹ لگتے ہیں۔ ۳۰ سے ۴۰

فیصدی معاملات میں یہ انفیکشن نہیں پکڑ پاتا۔ ٹیسٹ ٹیلیو ہو پھر بھی علامات دیکھے جائیں تو آر ٹی۔ پی سی آر ٹیسٹ ضروری ہے۔

۴۔ سپڈ اینٹی باڈی ٹیسٹ

یہ کورونا ٹیسٹ نہیں ہے۔ صرف یہ جانچ کرتا ہے کہ وائرس کا اینٹی باڈی جسم میں ہے یا نہیں۔ خون کے نمونے میں موجود اینٹی باڈی کی جانچ کی جاتی ہے۔ کورونا میں آئی جی ایم (IGM) اینٹی باڈی انفیکشن کے دوران بنتا ہے۔ آئی جی ایم ٹھیک ہونے کے بعد اس ٹیسٹ کا نتیجہ آنے میں ۱۵ سے ۲۰ منٹ لگتے ہیں۔ اس کا استعمال آبادی میں انفیکشن کی سطح کو دیکھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ انفیکشن اگر بہت ہلکے ہوں تو نتائج غلط ہو سکتے ہیں۔

(Dainik Bhasker 09-08-2020 Page No.13)

کورونا کیسے ہوتا ہے؟

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) کے مطابق کسی متاثرہ شخص کے کھانسنے اور چھینکنے سے نکلے ٹھوک کے باریک ذرات ہوا میں پھیل جاتے ہیں۔ ان ذرات میں کورونا وائرس ہوتا ہے۔ متاثرہ شخص کے قریب جانے پر یہ وائرس سانس کے ساتھ آپ کے جسم میں داخل ہو سکتے ہیں۔ انسان کے جسم میں پھیپھڑے وہ جگہ ہے۔ جہاں سے آکسیجن جسم میں پہنچتا ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ جسم سے باہر نکلتا ہے۔ لیکن کورونا کے تیار کردہ چھوٹے چھوٹے ایئر سگ میں پانی جمنے لگتا ہے۔ اور اس وجہ سے سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور مریض لمبی سانس نہیں لے پاتے۔ ایسے میں مریض کو وینٹی لیٹر کی ضرورت پڑتی ہے۔ کئی بار اس بات کو سنجیدگی سے نہیں لینے پر موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

ابھی تک کورونا وائرس سے بچاؤ کی ویکسین نہیں بنی ہے لیکن امریکہ سمیت دیگر ملکوں کے ڈاکٹرز لگاتار تحقیق کر رہے ہیں۔ امید کی جا رہی ہے کہ جلد ہی اس کی ویکسین تیار ہو جائے گی۔ ہندوستانی ڈاکٹر بھی اس سلسلے میں کوشش کر رہے ہیں۔

کورونا وائرس کی احتیاتی تدابیر

اپنے آپ کو کورونا وائرس سے بچاؤ کے لیے حفظانِ صحت کا مکمل خیال رکھیں۔ اس کے علاوہ عالمی ادارہ صحت (WHO) نے کچھ حفاظتی اقدامات تجویز کیے ہیں۔ انہیں اپنانے سے کورونا وائرس سے بچا جاسکتا ہے۔

☆ کورونا وائرس کے انفیکشن سے بچنے کے لیے اپنے ہاتھوں کو سینینائز یا پھر ہینڈ واش اور صابن سے کم سے کم ۲۰ سیکنڈ تک ہاتھ دھوئیں۔

☆ اس سے بچنے کے لیے جب باہر سے گھر واپس آئیں تو پہلے اچھے سے اپنے ہاتھ دھوئیں۔

☆ اگر گھر سے باہر ہیں تو سینینائز اور ماسک کا استعمال کریں۔

☆ اگر آپ کو کھانسی یا زکام ہے تو ماسک پہنیں اور چھینکتے وقت اپنے منہ کو میٹھو پیپر سے ڈھانپنے۔ تاکہ کوئی دوسرا شخص اس سے متاثر نہ ہو۔

☆ استعمال شدہ میٹھو کو فوری طور پر ڈسٹین میں ڈالیں اور اپنے ہاتھ دھولیں۔

☆ کھانسی یا زکام کے شکار شخص سے گفتگو کرتے وقت یا اس سے ملتے وقت اس سے تقریباً ایک میٹر یا ۶ فٹ کا فاصلہ رکھیں۔

☆ WHO کے مطابق اگر آپ کسی جگہ کو چھوتے ہیں تو یہ ہو سکتا ہے کہ اس میں وائرس موجود ہوں لہذا اپنے ہاتھ ناک، کان، آنکھوں اور منہ پر نہ لگائیں۔

☆ یہاں تک کہ شفا خانوں میں ایسے وارڈوں میں نہ جائیں جہاں کورونا کے مریض موجود ہوں۔

☆ اگر شفا خانہ یا کلینک میں کام کرتے ہوں تو ماسک ضرور لگائیں۔

☆ اگر آپ کو زیادہ تکلیف یا پریشانی ہو رہی ہے تو گھر میں ہی رہیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ کو بخار،

کھانسی، زکام ہے یا سانس لینے میں پریشانی ہو رہی ہے تو فوری طور پر اپنے ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

☆ اگر آپ کو کورونا وائرس سے بچنا چاہتے ہیں تو صرف پکا ہوا ہی کھانا کھائیں۔

کورونا وائرس کے چلتے پھیلی انواہیں

ایک خبر کے مطابق اٹلی دنیا کا پہلا ملک بن گیا ہے۔ جس نے ایک کووڈ ۱۹ سے مردہ جسم پر اٹوپسی (پوسٹ مارٹم) کیا۔ اور ایک وسیع تحقیقات کے بعد یہ پتہ لگایا ہے کہ وائرس کی شکل میں کووڈ ۱۹ موجود نہیں ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ ایک بہت بڑا عالمی گھوٹالہ ہے۔ لوگ اصل میں ایملیفانڈ گلوبل ۵ جی ایلیکٹر و میگنیٹک ریڈییشن (زہر) کی وجہ سے مر رہے ہیں۔

اٹلی کے ڈاکٹروں نے (WHO) کے قانون کے خلاف ورزی کی ہے۔ جو کہ کورونا وائرس سے مرنے والوں لوگوں کے مردہ جسم اٹوپسی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ تاکہ کسی طرح کی سائنسی تحقیق و تفتیش کے بعد یہ پتہ لگایا جاسکے کہ یہ ایک وائرس نہیں ہے۔ بلکہ ایک جراثیم ہے جو موت کا سبب بنتا ہے۔ جس کی وجہ سے رگوں میں خوں کی گانٹھیں بن جاتی ہیں۔ یعنی اس جراثیم کی وجہ سے خون رگوں اور نالیوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ اور یہی مریض کی موت کا سبب بن جاتا ہے۔

اٹلی نے اس وائرس کو شکست دی ہے۔ اور کہا ہے کہ فیلیا۔ انٹرا و اسکولر کولیکیشن تھرومبوسس (Diffuse-Intravascular coagulation (Thrombosis)) کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور اس کا مقابلہ کرنے کا طریقہ یعنی علاج اینٹی بائیوٹکس دوائیں (Anti biotics tablets)، اینٹی انفلیمٹری (Anti-Inflamentry)، اینٹی کاگو لیٹس (Aspirin) کو لینے سے یہ ٹھیک ہو جاتا ہے اور اس بیماری کا علاج ممکن ہے۔ دنیا کے لیے یہ سنسنی خیز خبر اطالوی ڈاکٹروں نے کووڈ ۱۹ وائرس سے مردہ جسموں کے اٹوپسی (پوسٹ مارٹم) کر تیار کی ہے۔ کچھ اور اطالوی سائنسدانوں کے مطابق وینٹیلیٹرس اور (ICU) کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ اس کے لیے اٹلی میں اب نئے پروٹوکال جاری کیے گئے ہیں۔

چین اس کے بارے میں پہلے سے ہی جانتا تھا۔ لیکن اس نے اس کی رپورٹ کبھی کسی کے سامنے پیش نہیں کی۔

(ماخذ: اطالوی وزارت صحت)

اس خبر کو فرضی بتاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ (WHO) اس وقت کورونا وائرس سے متعلق اہم معلومات کا دنیا کا سب سے بڑا اور قابل اعتماد مرکز ہے۔ سب سے پہلے اس خبر کی تفتیش یہیں سے کرنی شروع کی گئی۔ (WHO) کی ٹیم کورونا وائرس سے افواہوں کی تردید کرتی ہے۔ پہلے ہی یہاں اینٹی بائیوٹک دواؤں کے ذریعے کورونا وائرس کے علاج ہونے کی بات کو غلط بتایا جا چکا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ کووڈ ۱۹ وائرس ہی ہے۔ وہیں پریس انفارمیشن بیورو (PIB) نے بھی اس خبر کو حقائق کے ساتھ جانچا اور پرکھا ہے۔ اور اسے فرضی قرار دیا ہے۔ بین الاقوامی خبروں کو نشر کرنے والے بڑے پلیٹ فارم پر ایسی کوئی تازہ کاری نہیں ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ اٹلی نے کورونا وائرس کو جراثیم کی حیثیت سے رپورٹ کیا گیا ہے۔ اور اس نے اینٹی کاگولٹس (Aspirin) سے اس کے علاج کی تصدیق کی ہے۔

(Asia News Net, New Delhi Dated 05-06-2020)

☆ وبا کے اثرات ☆

☆ کورونا کی وجہ سے لاکھوں تارکین وطن بے روزگار

کورونا وائرس و با پھیلنے کے بعد ہر ملک نے اپنی سرحدوں کو مکمل طور پر یا جزوی طور پر بند کر دیا۔ لوگوں کی آوا جا ہی کو روکنے کے لیے ۲۵ ہزار سے زائد قواعد بنائے گئے ہیں لیکن اس پابندی کی قیمت بہت بھاری پڑ رہی ہے۔ لاکھوں لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں۔ لاکھوں نوکریاں ختم ہو گئی ہیں۔ لاکھوں تارکین وطن میں پھنسے ہوئے ہیں۔ نوبت یہاں تک آ گئی ہے کہ کچھ لوگ تو بھیک مانگ رہے ہیں۔ ایسے کئی لوگوں کو متحدہ عرب امارات میں گرفتار کیا گیا۔ ہجرت کی پالیسی کسی بھی ملک کا بنیادی ایجنڈا نہیں ہے۔

وائرس کے پھیلنے کے پیش نظر آنے والے وقت میں یہ ناممکن لگتا ہے کہ ویکسین کی ایجاد اور واپر قابو پانے کے بعد بھی مختلف ممالک غیر ملکیوں کو قبول نہیں کریں گے۔ لوگ بیماری کے علاوہ خوف کے شکار ہیں۔ بہت سے لوگ غیر ملکیوں کو اس مرض سے وابستہ کرتے ہیں، غیر ملکیوں پر شبہ

کی وجہ سے متعدد ممالک میں چینوں پر ظلم کیا جاتا ہے۔ چین میں افریقی نظر آنے والے افراد کو ہراساں کیا جاتا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بھی چینی مسافروں پر پابندی عائد کرنے کی بات کہی۔ جنوبی افریقہ کی حکومت زمبابوے کی سرحد پر باڑ لگانا چاہتی ہے۔ وہاں کے شہروں میں تارکین کی دکانیں بند کر دی گئی ہیں۔ ملیشیا نے روہنگاؤں کی آمد پر پابندی عائد کر دی۔ مالڈیپ کے آری چیف مہاجرین کو ملک کے لیے خطرہ سمجھتے ہیں۔ بہت سے ممالک میں لوگوں کا خیال ہے کہ باہر کے لوگوں کی وجہ سے مقامی لوگوں کو کام نہیں ملتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ سفری پابندیوں میں نرمی کے باوجود تارکین وطن پر پابندی ضروری ہے۔

دوسرے ممالک کے لوگ ہر ہفتے دیہی کے مضافاتی علاقوں سے باہر جا رہے ہیں اس سال دیہی میں ۱۰ فیصد لوگ کم ہو جائیں گے۔ اور امارات میں ملازمت سے محروم ہونے والے ۹۰ فیصد افراد تارکین وطن ہیں۔ انہیں ملک چھوڑنا پڑ رہا ہے۔ ملک سے باہر جانے کے لیے غالباً ۵ لاکھ ہندوستانیوں نے اپنے نام درج کروائے ہیں۔ ان میں آدھے سے بھی کم لوگ تو جا بھی سکتے۔ بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن کے مطابق لاکھوں تارکین وطن کو اٹھایا جانے کا خطرہ ہے۔ لاکھوں لوگ ہندوستان، فلپائن اور یوکرین جیسے ممالک میں واپس لوٹ آئے ہیں۔

☆ معاشی حالات (Economic Condition)

معاشی حالات کی بات کریں تو ہندوستانی معیشت کو لاکھوں کروڑوں کا نقصان ہوا ہے۔ کسی بھی مالیاتی ادارے نے ابھی تک اس کا درست اندازہ فراہم نہیں کیا۔ اس کے باوجود ملک کو اب تک ہونے والے نقصان کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ مالی سال ۲۰۲۰-۲۱ میں ایٹین ڈولپمنٹ بینک (ADB) نے ہندوستان کی اقتصادی ترقی ۴ فیصدی سے کم ہونے کی اطلاع دی ہے۔ جبکہ ایس اینڈ پی گلوبل ریٹنگ کے مطابق جی ڈی پی میں ۳.۵ کی شرح نمو ہوئی ہے۔ فچ ریٹنگ نے ہندوستان کی نمو کا تخمینہ ۲ فیصدی بتایا ہے۔ جبکہ ہندوستان کی درجہ بندی اور تحقیق نے سال ۲۰۲۱ کی پیش گوئی پر نظر ثانی کر کے ۵.۵ فیصد سے ۳.۶ فیصد کر دی ہے۔ موڈیز

انویسٹرس سروس نے سال ۲۰۲۰ کے دوران ہندوستان کی جی. ڈی. پی کی نمو ۵.۳ فیصد سے ۲.۵ فیصد کر دی ہے۔ اگر ہم اس بنیاد پر تخمینہ لگائیں تو ملک کی جی. ڈی. پی نمو کی شرح پہلے کے مجوزہ تخمینے سے آدھے یا زیادہ ہو سکتی ہے۔ فی الحال یہ تمام اعداد و شمار تخمینے پر مبنی ہیں۔

کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (سی. آئی. آئی) نے حال کے دنوں میں کمپنیوں کے سی. ای. او کا سروے جاری کیا۔ سروے شدہ ۶۵ فیصد کمپنیوں کا خیال ہے کہ اپریل تا جون سہ ماہی میں ان کی آمدنی میں ۴۰ فیصد سے زیادہ کمی واقع ہوگی۔ سروے کے نتائج سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ ملکی معیشت میں سست روی لمبی لمبی ہونے والی ہے۔ سروے میں ۴۵ فیصد سی. ای. او نے کہا کہ لاک ڈاؤن کو ختم کرنے کے بعد معیشت کو معمول میں آنے میں ایک سال سے زیادہ وقت لگے گا۔

☆ آن لائن کلاسیز اور ورک فرم ہوم (Online Classes And Work From Home) کورونا بحران اور لاک ڈاؤن کا دوہینوں میں اثر اتنا ہے کہ سرکاری دفاتر تک کا کام کاج کا طریقہ تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ اب آن لائن پلیٹ فارم سے دور رہنے والے عہدیدار، ملازمین، طلباء اور اساتذہ ان کا خوب استعمال کر رہے ہیں۔

لاک ڈاؤن کے باوجود میٹرو شہروں کے اعلیٰ تعلیمی ادارے گھر سے ورک کلاس کے تحت باقاعدہ کلاسوں کی طرح آن لائن کلاسیز چلا رہے ہیں۔ نجی اسکولوں میں آن لائن کلاسیز مقبول ہو گئی ہیں۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اسکول کے بچوں سے لے کر دفتر میں کام کرنے والے بوڑھے ملازمین تک تکنیکی مہارت میں اضافہ ہوا ہے۔

لاک ڈاؤن کی وجہ سے نجی اور سرکاری دفاتر، کارپوریٹ ہاؤسز، دکانیں، مال، باڈی ریاست سمیت دیگر ادارے بند ہیں لیکن وہ اپنا زیادہ تر کام ورک فرم ہوم کے تحت کر رہے ہیں۔ تمام دفاتر اور محکموں کے آفیسروں کو کانفرنسنگ کے ذریعے کام سنبھال رہے ہیں۔ ای. فائل سسٹم نے ضروری کاموں کے لیے زور پکڑ لیا ہے۔

وزارت عوامی شکایات اور تربیت نے ہوم آف ورک سے متعلق حکومت ہند کو ایک نیا

مسودہ پیش کیا ہے۔ جسے آئندہ مہینوں میں تمام محکموں اور وزارتوں کے دفاتر میں لاگو کیا جائے گا۔ اس تجویز کے تحت آن لائن ای آر پی (ERP) سسٹم ای فائل، ای بشمولاتی نظام، واٹس ایپ اور ای میل (E-mail) کے استعمال پر زور دیا جائے گا۔

☆ لوگوں کے طرزِ عمل میں تبدیلی (Changing People Behavior)

ایمس (Aims) کے ماہر نفسیات راجیش ساگر نے بتایا کہ لاک ڈاؤن کے بعد ان کے پاس کوئی نیا مریض نہیں آیا۔ لیکن پرانے مریض کورونا اور لاک ڈاؤن کے متعلق سوالات پوچھ رہے ہیں۔ لوگوں کا طرزِ عمل بدل رہا ہے۔ ذہن اور سوچ میں ایک نئی تبدیلی آئی ہے۔ منفی خیالات ذہن میں مزید آ رہے ہیں۔ مستقبل کے لیے الجھن اور تشویش پائی جاتی ہے۔ چڑچڑاپن، افسردہ مزاج، پریشان تنہا ہونے جیسے مسائل ہیں۔ کچھ لوگوں کو باہر جانے کا احساس ہوتا ہے، کچھ لوگ زیادہ سے زیادہ لوگوں سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں راجیش تین مشورے دیتے ہیں۔ (۱) گھر والوں سے بات کریں (۲) اپنے آپ کو ظاہر کریں (۳) اپنے آپ کو مصروف رکھیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بچپن سے ہی شخصیت کی نشوونما ہوتی ہے۔ یہ ہمارے طرزِ عمل، سوچ اور جذبات سے بنا ہے۔ کورونا جیسا ایک مسئلہ تو بدل نہیں سکتا کچھ لوگ متعارف ہوتے ہیں، کچھ ماورائے فراز، کچھ ٹھنڈے اور کچھ گرم مزاج۔ لہذا کورونا سے نپٹنے کا طریقہ سب کا مختلف ہے۔ لیکن اگر یہ رجحان ایک طرح سے جاری رہا تو ہمارا سلوک سوچ اور جذبات مستقل طور پر بدل سکتے ہیں۔

☆ کام کرنے والے مقام کی طلب میں اضافہ (Co-working Space)

(Increased Demand)

لاک ڈاؤن کے درمیان دفاتر میں اب پہلے کی طرح کام نہیں کریں گے۔ جب آپ لاک ڈاؤن کے بعد دفتر لوٹتے ہیں تو آپ کو سماجی دوری سے بہت ساری اہم تبدیلیوں کی پیروی کرنا ہوگی۔ کمپنیوں نے اس کے لیے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ کورونا دور میں رونما ہونے والی

تبدیلیوں کے پیش نظر اب آپ کرسی سٹا کر اپنے دفتر میں نہیں بیٹھ سکتے اور نہ ہی اپنی مرضی سے پینسٹری میں کھاپی سکتے ہیں۔ اب معاشرتی دوری اور حفظانِ صحت دفاتر میں کام کرنے کا بنیادی منتر بن گیا ہے۔

کئی کمپنیاں پرانے سیٹ اپ (Set up) میں کام کرنے کے بجائے نئے طور طریقے کو استعمال کر رہے ہیں جیسے کہ Co-working space میں کام کرنے کا آپشن اپنا رہی ہیں۔ اس کے پیچھے سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ باہم کام کرنے والی جگہ میں یہ ساری تبدیلیاں کم قیمت پر آسانی اور تیز رفتار کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔

(Patrika News 23-05-2020)

بچوں پر دگنا بوجھ: وبا کا خوف، افسردگی اور اضطراب کا شکار

کورونا وائرس کی وجہ سے لگے لاک ڈاؤن بچوں کی زندگی پر برا اثر چھوڑ سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق لاک ڈاؤن کے دوران دنیا بھر کے بچوں کو سب سے زیادہ تکلیف ہوئی ہے۔

کورونا وائرس کی وجہ سے پوری دنیا میں لاک ڈاؤن کا اثر صرف معاشی نقصانات تک ہی محدود نہیں ہے۔ بہت ساری تحقیقات سے انکشاف ہوا ہے کہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے لوگوں کی ذہنی و دماغی صحت متاثر ہوئی ہے۔ گھریلو تشدد کے واقعات میں اضافے کی اطلاعات دنیا کے تقریباً ہر ملک سے سامنے آئی۔ ایک تحقیق سے یہ سامنے آیا کہ لاک ڈاؤن بچوں پر پوری زندگی کے لیے اثر ڈال سکتا ہے۔ لاک ڈاؤن بچوں کی ذہنی اور جسمانی صحت پر برا اثر پڑا ہے۔

اقوام متحدہ کی جانب سے اس سلسلے میں جاری کردہ ایک رپورٹ میں بچوں کے بارے میں چونکا دینے والے انکشافات ہوئے۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ لاک ڈاؤن کے دوران دنیا بھر کے بچے سب سے زیادہ شکار ہوئے۔ یہ حقیقت ہے کہ کورونا وائرس کا اثر بچوں میں کم دیکھا گیا۔ لیکن اس وبا سے پیدا ہونے والے مضر اثرات نے براہِ راست بچوں کو متاثر کیا ہے۔ کہا جاتا

ہے کہ اس وبا سے بچوں کی ایک بڑی تعداد پر سماجی اور اقتصادی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس وبا سے بچوں پر غیر متناسب اثرات مرتب ہوں گے۔ یعنی ترقی یافتہ ممالک میں اس کا اثر کم پڑ سکتا ہے۔ جبکہ متوسط اور کم آمدنی والے ممالک میں اس کا زیادہ اثر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ان ممالک میں جہاں پہلے سے ہی بچوں کی فلاح و بہبود کی طرف کم توجہ دی گئی ہے۔

لاک ڈاؤن کے دوران ایسے بچوں کے تشدد کا شکار ہونے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ جو غریب خاندان سے تعلق رکھتے ہیں یا پھر جو مہاجر بستوں میں رہتے ہیں۔ یہ بچے جو پہلے ہی زندگی کی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ نہ صرف غربت کا بحران ہے۔ بلکہ تشدد ان کی زندگیوں پر دیرپا غلط اثر چھوڑ سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ لاک ڈاؤن کے دوران ان بچوں کو بھی خطرہ ہے جو انٹرنیٹ زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اس دوران ان کو نامناسب مواد دیکھنے کو مل سکتا ہے۔ یا پھر آن لائن ہراساں کے شکار ہو سکتے ہیں۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ میں دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق لاک ڈاؤن کی وجہ سے بند ہوئی معاشی سرگرمیوں کی وجہ سے دنیا بھر میں قریب ۴ سے ۶ کروڑ بچے غربت کی گرفت میں آجائیں گے۔ اس بحران سے پہلے دنیا بھر میں ۴۰ کروڑ بچے انتہائی غربت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اس بحران سے نکلنے کے لیے ابھی کوئی حل بھی نظر نہیں آتا۔ کیوں کہ لاک ڈاؤن کو کورونا کے خاتمے کے لیے ایک اہم اقدام قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن اس سے پیدا ہونے والا معاشی نقصان کا اثر نہ صرف بڑوں پر ہو رہا ہے۔ بلکہ بچے بھی اس کی گرفت میں آجائیں گے۔

لاک ڈاؤن نے بچوں کی تعلیم پر بھی ایک بڑا بحران پیدا کر دیا ہے۔ دنیا کے تقریباً ۱۸۸ ممالک نے اپنے یہاں اسکول بند کر رکھے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق اس کی وجہ سے دنیا بھر میں تقریباً ۱۵۰ کروڑ بچوں کی اسکولی تعلیم درہم برہم ہو گئی ہے۔ ترقی یافتہ اور ترقی پزیر ممالک میں حکومتوں نے اس کا حل تلاش کرنے کے لیے بچوں کے فاصلاتی تعلیم کے پروگرام شروع کر دیئے

ہیں۔ لیکن غریب ممالک میں ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔ ایک اعداد و شمار کے مطابق غریب ممالک میں صرف ۳۰ فیصد بچے ان خدمات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ ویسے بھی دنیا کے تقریباً ایک تہائی بچے پہلے سے ہی ڈیجیٹل (Digital) دنیا سے واقف نہیں ہیں۔

لاک ڈاؤن کی وجہ سے بچوں کی ذہنی اور جسمانی صحت بھی متاثر ہو رہی ہے۔ والدین کی ملازمت چھوٹنے کا اثر بھی بچوں پر پڑ رہا ہے۔ مانا جا رہا ہے کہ اس لاک ڈاؤن کی وجہ سے بچوں کی اموات کی شرح میں بھی اضافہ ہوگا۔ پچھلے سال کی گئی کوششیں شاید اس سال ضائع ہو جائیں گی۔ سب سے مشکل بات یہ ہے کہ بچوں کی اموات کی ایک بڑی تعداد کو شمار بھی نہیں کیا جاسکے گا۔ کیوں کہ غریب ممالک میں کورونا کی وجہ سے دوسرے امور کی طرف توجہ دینا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

(News.18, 23-05-2020 Google)

تعلیم کا ہائبرڈ ماڈل

کورونا کی وجہ سے تعلیم کے شعبے کو غیر یقینی صورت حال کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسکول، یونیورسٹیاں اس مشکل وقت میں جدوجہد کر رہی ہیں۔ بہت سے ادارے بند ہیں۔ کچھ دور دراز سے کام کر رہے ہیں اور کچھ نے آن لائن کورس اپنائے ہیں۔ یہ تبدیلی درس و تدریس کی موجودہ طرز عمل کی تنظیم نو کے لیے ایک اہم موقع ہو سکتی ہے۔

(i)۔ آن لائن لرننگ ایک نیا تجربہ

لاک ڈاؤن کے دن سے ملک بھر کے طلباء آن لائن تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ میڈیکل انجینئرنگ اسٹریم کے تقریباً ۲۵.۱ لاکھ طلباء باقاعدہ آن لائن کلاسیں لے رہے ہیں۔ اسکولوں اور کالجوں نے بھی تعلیم کا رخ کیا ہے۔ کلاس ڈھانچے کا آن لائن ہائبرڈ ماڈل تعلیم میں تسلسل کے لیے ہماری ترجیح رہی ہے۔ ہم نے ہمیشہ طلباء کو ہمہ گیری سیکھنے کا تجربہ فراہم کرنے کی جانب کام کیا۔

(ii)۔ ورچوئل کلاس روم

ہمارے تجربے کا راستہ میں آن لائن کلاسز لیتے ہیں۔ درس کا تجربہ کلاس روم، کلاس روم تدریس ماڈل سے بہتر ہے۔ ہائپرڈ ماڈل یا تدریس کا طریقہ، کلاس روم کے مواد، طریقہ کار اور تدریسی طریقوں کی نگرانی اور ہر طالب علم کی توجہ کے قابل بناتا ہے۔ اس سے طلباء کا وقت، رقم اور توانائی کی بچت ہوتی ہے۔

(iii)۔ آن لائن تعلیم کے اسباب

انٹرایکٹیوٹیٹی آن لائن کلایدی لفظ ہے۔ آن لائن موڈ میں سیکھنے کے اوزار شامل ہیں۔ جیسے مفروضوں کی اوڈیو ویڈیو وضاحت، حل شدہ مثالوں، انٹرایکٹیو نقلیات، مشق کے لیے سوالات، اپنی مرضی کے مطابق جائزے جو انتہائی مفید ہیں۔ آن لائن کلاسز کے ذریعے طلباء کی صلاحیتوں کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ طلباء کی رپورٹس والدین کو یہ جاننے میں مدد دیتی ہے کہ بچوں کی سمت کس سمت میں ہے۔

(Dainik Bhasker 28-07-2020 Page No.8)

عام زندگی پر لاک ڈاؤن کے اثرات

جس دن وزیر اعظم نے ”جنتا کر فیو“ کا اعلان کیا تھا۔ میرے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجی، وزیر اعظم کا خطبہ ختم ہونے سے پہلے دس دس کلو آٹے اور چاول کے پیکٹ آن لائن منگوا لیے گئے۔ لیکن جیسے ہی میں دالوں کا آرڈر دینے کے لیے گئی میرے اعتماد کے پرکھے اڑ گئے۔ ارہر اور مسور کے سامنے ”اشاک“ ختم لکھا ہوا تھا۔ چپس، دو قسم کے بسکٹ اور واشنگ پاؤڈر کے خانوں میں بھی کچھ ایسا ہی دیکھنے میں آیا۔

پچھلے کئی سالوں میں یہ پہلا موقع تھا۔ یقیناً تمام لوگ آگے آنے والے وقت کو مجھ سے پہلے بھانپ چکے تھے۔ چلیے ابھی تو ایک ہی روز کا (۱۴ گھنٹے) جنتا کر فیو ہے خود کو دلاسا دیا اور اگلے دن اناج بھی خرید کر رکھ دیا۔

جتنا کر فیو پورا ہوا اور اگلے روز یعنی ۲۳ مارچ کو رونا وائرس کے بڑھتے قدموں کو ٹوٹنے میں بنتا۔ اگلی شام کو وزیر اعظم نے ۲۱ دن کے لاک ڈاؤن کا اعلان کر دیا۔ گھر پر ہی تھے تو فوراً سبزی وغیرہ لاکر فرج میں رکھنے کی قوائد میں لگ گئے۔

سبھی اے. ٹی. ایم مشینوں کے آگے لمبی قطاریں دیکھنے کو ملی۔ ظاہر ہے لوگوں کے ذہن میں نوٹ بندی کے شرعاتی دنوں کی یادیں ابھی تازہ ہیں۔ پینک باننگ یا سامان ختم ہونے کے خوف سے ڈھیر سارا اور فوراً خرید فروخت والا منظر دیکھا۔ اسکول کے دنوں میں اگر کبھی کر فیو لگتا تھا تب دو چار روز بھی عالم رہتا تھا۔

لاک ڈاؤن کی شروعات ہوئی۔ درین اثنا مرکزی حکومت، ریاستی حکومت اور ضلعی انتظامیہ کی طرف سے مسلسل پیغامات موصول ہونے لگے کہ اناج، سبزیوں، دودھ، روٹی کی فراہمی میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ دوسری طرف سبزیوں کی قیمت کم ہونے کی بجائے بڑھ گئی۔ چکن، گوشت اور مچھلی کے شوقین زیادہ پریشان نظر آئے یا تو ان کو اپنا مطلوبہ سامان نہیں مل رہا تھا یا کہ بہت مہنگا پڑ رہا تھا۔

جب لاک ڈاؤن کی ابتدا ہوئی تھی تب ۳۰ انڈوں کی ایک ٹرے ۱۳۰ کی مل رہی تھی اور اب یہ ۲۱۰ میں خریدی گئی۔ کیا معلوم انڈے بھی ایک ہی مرغی کے رہے ہوں۔

راشن کی دوکان میں اوّل تو سبھی سامان مل نہیں رہے تھے اور جو مل رہے تھے۔ وہ زیادہ سے زیادہ ہم نے خرید لیے تھے۔ بریڈ، دودھ، دہی تو روز ہی آتا تھا۔ اور اب دگنا آ رہا تھا۔ کیوں کہ ڈر تھا کہ بازار میں ختم نہ ہو جائے۔ دوکان میں چھپس اور بسکٹ والی الماری بھری دیکھ کر دل کو ویسی ہی تسلی ہوئی تھی جیسے بلڈ پریشر (B.P) ناپنے والی مشین میں ۱۲۰/۸۰ کی ریڈنگ دیکھ کر ہوتی ہے۔ یہاں بھی ضرورت سے زیادہ خرید لیا۔

دوائیں تو سمجھے ایک نہیں اگلے دو مہینوں کی خرید لی تھی۔ اگر دوکان والے نے دینے سے انکار نہ کیا ہوتا تو شاید تین مہینوں کی خرید لیتے۔ لوک ڈاؤن بڑھنے سے وابستہ الجھنوں میں

آہستہ آہستہ آٹا، چاول بھی اتنا خرید لیا کہ اب ڈر تھا کہ ہم سے پہلے کہیں چوہے یا گھن نہ کھالیں۔
 بظاہر ہے کہ ملک گیر لاک ڈاؤن کی جائز وجہ کو رونا وائرس کے بڑھتے ہوئے پھیلاؤ سے بچنا ہے۔
 اور لاک ڈاؤن کو ابھی دو ہفتے ہی ہوئے تھے اور سوچنے والی بات یہ تھی کہ جہاں سے کو رونا شروع
 ہوا تھا وہاں کالاک ڈاؤن اٹھنے بعد ہٹا۔

لیکن ہمارے یہاں پچھلے ایک مہینے کے دوران اناج کے علاوہ سبزیوں کے دام
 غالباً دگنا بڑھ گئے تھے۔ سبزیوں کے علاوہ تمام صارفین کی اشیاء جیسے بسکٹ، نمکین وغیرہ بھی آہستہ
 آہستہ دوکانوں میں کم لیکن مہنگے دکھے۔ کیوں کہ ان کی پیداوار فی الحال تھقل کا شکار تھی۔ بظاہر
 صارفین کو جو بھی چیز تھوڑی زیادہ دکھتی وہ مشکل حالات میں اسے جمع کر لیتا ہے۔

اگرچہ چند ماہرین کے مطابق لاک ڈاؤن کے اس مرحلے میں صرف گھریلو اخراجات
 میں اضافہ ہوا۔ دوسرے اخراجات میں کمی آئی تھی۔ مثال کے طور پر گھر پر ہی رہنا پڑ رہا تھا۔ تو
 گاڑیوں میں پیٹرول یا ڈیزل نہیں ڈلوانا پڑتا تھا لاک ڈاؤن کے دوران خرید و فروخت، باہر کھانے
 یا سینما دیکھنے، پبلک ٹرانسپورٹ یا کام پر جانے کے اخراجات مکمل طور پر بند تھے۔ پابندی کے سبب
 نہ تو لوگ سفر کر رہے تھے اور نہ ہی چھٹیوں میں گھومنے جا رہے تھے۔

کو رونا وائرس کے اثرات کو روکنے کے لیے ملک بھر میں لاک ڈاؤن نافذ کیا گیا۔ لیکن
 اس کا براہ راست اثر ہندوستان کے غریبوں اور مزدوروں پر پڑا۔ ماضی میں جس طرح سے ملک بھر
 میں مزدور نقل مکانی کرتے دیکھے گئے وہ اس ملک کی زمینی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

لاک ڈاؤن کی وجہ سے مزدور طبقہ بھوکا اور پیدل اپنے گھر کی اور روانہ ہو گیا۔ جس کا خامیازہ
 کئی مزدوروں کو اپنی جان دیکر چکانا پڑا۔ کئی دنوں تک لگاتار بھوکے پیاسے پیدل چلنے سے کئی
 مزدوروں کی موت ہو گئی۔ انہیں سب کے بیچ غیر سرکاری تنظیم نے شمالی اور درمیانی ہندوستان کے
 درمیان ٹیلی فونک سروے (Tele phonic Sarve) سے چند مندرجہ ذیل ضروری نتائج
 نکالے ہیں۔

اس سروے کے مطابق لاک ڈاؤن کا تارکین وطن مزدوروں کی روزی روٹی پر گہرا اثر پڑا۔ مزدوروں پر کیے گئے سروے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لاک ڈاؤن کے چلتے ۹۲.۵ فیصد مزدور ایک سے تین ہفتے کے درمیان اپنا کام کھو چکے تھے۔

وہیں اس سروے کے مطابق ۳۲ فیصد مزدوروں نے بتایا کہ ان کے پاس اگلے دنوں کے لیے راشن نہیں ہے۔ جب لاک ڈاؤن کو آگے بڑھایا گیا تو ۶۶ فیصد مزدوروں کے پاس راشن ختم ہو چکا تھا۔ اس کے بعد ان کے پاس اپنا گھر چلانے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔

یہ سروے بتاتا ہے کہ ایک تہائی مزدور لاک ڈاؤن کے چلتے ابھی بھی شہروں میں پھنسے تھے۔ جہاں انہیں کھانے پینے اور پیسوں کی بھاری کمی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ وہیں قریب آدھے تارکین وطن مزدور پہلے ہی گاؤں جا چکے تھے جہاں وہ راشن کی کمی کا سامنا کر رہے تھے۔

اس سروے کے مطابق ۳۱ فیصد مزدور قرض سے دبے ہوئے ہیں جیسے وہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس روزگار نہیں ہے۔ یہ وہ قرض ہے جو انہوں نے لوگوں سے ادھار لیے تھے۔ اور یہ قرض بینکوں سے لیے گئے قرض سے تین گنا زیادہ تھا۔ ان میں سے ۹ فیصد سے زیادہ قرض دار وہ مزدور تھے جو وقت پر قرض ادا نہیں کر سکتے تھے۔ نیز یہاں ایک افسوس ناک امر یہ کہ ان مزدوروں میں سے ۵۰ فیصد ایسے تھے کہ جن پر قرض ادا نہ کرنے پر جان لیوا حملہ ہونے کے آثار تھے۔

وہیں اس سروے میں شامل ۲۶۵۵ مزدوروں کا کہنا تھا کہ ان کے پاس روزگار نہیں کیوں کہ روزگار ہے ہی نہیں۔ وہیں ۱۵۲۷ مزدوروں نے بتایا کہ وہ اپنے گاؤں لوٹنے کی حالت میں نہیں تھے۔ جبکہ ۲۵۸۲ مزدوروں کے گھروں میں راشن ختم ہو چکا تھا۔ ان میں سے ۸ لوگ ایسے تھے جو بچوں کی تعلیم کے اخراجات نہیں اٹھا سکتے تھے۔ وہیں ۴۸۳ لوگ بیماری کے شکار ہیں۔ جبکہ اس درمیان صرف ۱۱ لوگوں نے مانا کہ انہیں لاک ڈاؤن میں کسی طرح کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا ہے۔

اس سروے میں یہ بھی انکشاف ہوا کہ ۵۵ فیصد مزدوروں نے قریب چار افراد کے خاندان کو چلایا تھا۔ اپنے خاندان کے لیے ان مزدوروں نے ہر روز ۲۰۰،۲۰۰ روپے کماتے ہیں۔ جبکہ ۳۹ فیصد مزدوروں نے ۶۰۰،۴۰۰ روپے کمائے ہیں۔ یعنی ان مزدوروں میں سے زیادہ تر نے کم سے کم اجرت ایکٹ دائرے سے بھی نیچے کمائی کی ہے۔

(Panjab Kesri 06-04-2020)

کوروناءائرس، لاک ڈاؤن پر طنز و مزاح اور شاعری

طنز:

صرف کہنے کے لیے لاک ڈاؤن میں کوئی سڑک پر نہیں آیا۔ لیکن حقیقت میں گھر بیٹھے بیٹھے کئی لوگ سڑک پر آ گئے۔

مزاح:

غضب کے دن آئے ہیں۔ سوسائٹی میں رہنے والے ڈاکٹر کا ٹیمپر پیچ سوسائٹی کا واپس مین لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب آپ ٹھیک ہیں اندر جاسکتے ہیں۔ وقت سب کا آتا ہے۔
شاعری (نظم):

یہ لاک ڈاؤن کا اثر ہے

دروازے پر دستک نہیں کوئی
اب نہ چوری کا ڈر ہے
گھر گھر میں چھائی ہے رونق
یہ لاک ڈاؤن کا اثر ہے

خالی ہو گئی شہر کی سڑکیں
ان سے نہیں گزرتا کوئی
میلوں تک تنہائی پھیلی
دکھتی گند نہ اب کوئی

چائے، پکوڑی پڑا برگر
مول کے سیر سپاٹے
غائب ہوئے جنک فوڈ سب
گھر کا کھانا کھاتے

گھر میں رہ کر خود ہی کریں سب
صاف صفائی برتن
سب کا ہاتھ لگا جب مل کر
چمک اٹھے گھر آنگن

پیٹ ہوا اندر اب سب کا
جم کر کام ہوا اب گھر کا
برسوں سے فرست نہیں تھی جن کو
وہ کام کرے اپنے من کا

اتنی خوش قدرت ہے دکھتی
اتنا شانت ہوا انساں
دھرتی سے امبر تک دیکھو
کتنا خوش نما ہے سماں

جتنا چاہیں ٹی۔وی دیکھیں
یوگ کریں یا فون کریں
اپنے سارے پھڑے رشتوں کو
پھر سے یاد کر ٹون کریں

ایک عجیب سا سکوں ملا ہے
یوں تو دل ڈرتا ہے
گھر کے اندر ہی محفوظ
باہر کورونا پھرتا ہے

☆☆☆

حوالہ جات:

- ۱۔ دینک بھاسکر رس رنگ، (۲ اگست ۲۰۲۰)
- ۲۔ دینک بھاسکر، (۹ اگست ۲۰۲۰) صفحہ نمبر ۱۳
- ۳۔ ماخذ: اطالوی وزارت صحت،
- ۴۔ ایشیہ نیٹ نیوز، نئی دہلی (۵ جون ۲۰۲۰)
- ۵۔ پتربیکا نیوز، (۲۳ مئی ۲۰۲۰)
- ۶۔ نیوز ۱۸، (۲۳ جون ۲۰۲۰) گوگل
- ۷۔ دینک بھاسکر، (۲۸ جولائی ۲۰۲۰) صفحہ نمبر ۸
- ۸۔ پنجاب قیصری، (۶ اپریل ۲۰۲۰)